السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ آیا مردے کلام زندوں کا سنتے ہیں یا نہیں ، اگر سنتے ہیں توکیا دلیل ہے اوراگر نہیں سنتے توکی دلیل ہے اس کو قرآن وحدیث سے بیان فرمائیں اورعنداللہ اجرجزبل پائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہوالموفق للصواب جواب صورت مذکورہ کا یہ ہے کہ مردہ کلام نہیں سنتا اورنہ اس میں لیاقت سننے کی ہے جیساکہ اس پر قرآن شریف شاہد عدل ہے۔ (ترجمہ) ’’یااس آدمی کی طرح جوایک بستی پر گذرا وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی تھی کہنے لگا اے اللہ موت کے بعد کیسے زندہ کرے گا سواللہ نے اس کو سوسال تک ماردیا پھر اس کواٹھایا اور فرمایا توکتنی دیر ٹھہرا، کہنے لگا ایک دن یادن کا کچھ حصہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا توپورا سوسال ٹھہرا ہے اپنے کھانے پینے کی طرف دیکھ وہ ابھی تک خراب نہیں ہوا اوراپنے گدھے کو دیکھ ہم تجھ کو لوگوں کےلیے ایک نشانی بنائیں گے اب ہڈیوں کی طرف دیکھو کہ ہم نے ان کو کس طرح ان پر گوشت چڑھاتے ہیں جب اس کو معلوم ہوگیا توکہنے لگا اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔‘‘

اس آیت شریف میں واردات عزیر علیہ السلام کی بیان فرمائی ہے۔ وہ سوبرس مرے رہے سوبرس کے اندر دھوپ سردی پڑی بادل گرجے بجلیاں چمکیں آدمی چلتے پھرتے تھے مگران کوکسی بات کی خبر نہ ہوئی اگر مردہ میں طاقت کلام زندوں کے سننے کی ہوتی توبادل کا گرجنا ضرورسنتے اس سے بڑھ کر اورکیا دلیل مردوں کے عدم سماع پر ہوگی۔ ومن اضل ممن یدعومن دون اللہ من لایستجیب لہ الی یوم القیمة وھم عن دعائہم غافلون۔ اس آیت میں زندوں کے کلام سے مردوں کو غافل فرمایا اگرچہ قیامت تک کیوں نہ پکاریں اس سے صاف انکار مردوں کے سننے کا ہے کہ ان میں لیاقت سننے کی نہیں۔ تفسیر جامع التفاسیر میں لکھا ہے کہ شان نزول اس کا عام ہے بتوں کے بارے میں ان کا شان نزول لگانا دھوکا وفریب لوگوں کا ہے بلکہ عام ہے جس میں بزرگ وغیرہ بھی داخل ہیں۔ ان تدعوھم لایسمعوا دعاءکم ولوسمعوا ما استجابوا لکم ویوم القیمة یکفرون بشرکم ولاینبئک مثل خبیر[1]۔ اس آیت شریف میں ارشاد فرمایا کہ جس کوتم پکارتے ہووہ تمہاری پکار کو نہیں سنتے اگر بالفرض سن بھی لیں توجواب نہیں دے سکتے اس میں صاف انکار اموات کے سننے کا۔ وما یستوی الاحیاء ولا الاموات ان اللہ یسمع من یشاء وما انت بمسمع من فی القبور[2]۔ اس آیت شریف میں بھی مردوں کے سننے کا انکار کیا ہے اور تفسیر جامع التفاسیر میں اس کی شان نزول میں بتایا ہے کہ جنگ بدر کے مقتولوں کو جو حضرت ﷺ نے پکارا تھا اوریہ فرمایا تھا کہ سنتے ہیں اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ تومردوں کو نہیں سنا سکتا کیونکہ مردہ زندہ برابر نہیں ہے اوریہ بھی لکھا ہے کہ مذہب امام اعظم اوراکثر مشائخ ہمارے کا عدم سماع ہے اوریہ بھی لکھا ہے کہ غرائب اورعینی شرح بدایہ اور تفسیر نیشاپوری اور کافی اورفتح القدیر پر حاشیہ بدایہ اور مستخلص شرح کنز اورعینی شرح کنز اورکفایہ شرح بدایہ میں اس مسئلہ کو خوب ثابت کیا ہے اورمخالفین پر خوب رد کیا ہے۔ انک لاتسمع الموتی ولاتسمع الصم الدعاء اذاولوا مدبرین[3]۔ اس آیت شریف میں بھی انکار مردوں کے سننے کا پایا جاتا ہے۔ ان آیات مذکورہ کے سوااور بھی آیات ہیں جن سے مردوں کا عدم سماع ثابت ہوتا ہے اوربجز حدیث قرع فعال سے مردوں کا ایک خاص وقت میں سننا ثابت ہوتا ہے جس وقت کہ مردہ قبر میں نکیرین کے سوال کے جواب دینے کےلیے زندہ کردیا جاتا ہے اوراس وقت مردہ مردہ نہیں رہتا اور حدیث قلیب بدراسی واقعہ بدر کے ساتھ خاص ہے کیونکہ حدیث بخاری ونسائی میں لفظ الان آچکا ہے پس یہ حدیث عموم سماع موتے پر دلالت نہیں کرتی۔ الغرض کوئی حدیث صحیح قابل اطمینان سماع موتے میں نہیں آئی ہے اورجو ہیں وہ ضعاف ومنکرات ہیں اور آیات قرآنیہ کے خلاف اورمسائل (اربعین میں مولانا اسحاق صاحب محدث نے بھی سماع موتے سے انکار کیا ہے۔ حررہ فقیر حقیر عبدالحکیم مدرس مدرسہ حقانی چھاؤنی نصیر آباد ضلع امیر راجپوتانہ۔ (سید محمد نذیر حسین

---

[1] ۔ اگر تم ان کوپکارو تووہ تمہاری پکار نہیں سنتے اوراگر سن بھی لیں توتمہیں نہیں دے سکتے اورقیامت کے دن تمہارے شرک کا انکار کریں گے اورخبر والے کی طرح تجھے اورکوئی خبر نہ دے سکے گا۔

[2] ۔ زندے اورمردے برابر نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ جسے چاہے سنائے اورتوقیر والوں کو نہیں سنا سکتا۔

[3] ۔ تومردوں کو نہیں سنا سکتا اورنہ ہی بہروں کو سنا سکتا ہے جب کہ وہ پھیر کر چل دیں۔

فتاوی نذیریہ

جلد01ص668

محدث فتویٰ